83

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — جسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✲ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم — پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲	۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ھش	۷ صفر ۱۳۶۳ ھ	۳ فروری ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبلیغ - حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے احباب جماعت باقاعدہ دعا کرتے رہیں - آپ کافی عرصہ سے بیار چلی آرہی ہیں - اور نقاہت بڑھ رہی ہے۔

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے - کہ گورداسپور کی پولیس نے جماعت احمدیہ کے ۲۴ اصحاب کا جو چالان حال میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت کیا تھا - اُسے حکومت نے واپس لیا ہے الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق آج اطلاع نہیں مل سکی - احباب ان کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں ❊

روزنامہ الفضل قادیان — ۷ صفر ۱۳۶۳ھ

یہود کی قابل عبرت مسلسل تباہی و بربادی

یہود کے اس قسم کے دعوے تو جن کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے سراسر ہیچ اور لغو تھے - کہ ہدایت پر صرف یہود ہی ہیں - جنت میں صرف یہودی ہی داخل ہوں گے - یہود اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں - وغیرہ وغیرہ - لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں - کہ ایک وقت ان پر ایسا بھی آیا - جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا - یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین - یعنی اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو - جو میں نے تم پر کیں - اور میں نے تم کو تمہارے زمانہ کے سب لوگوں پر فضیلت دی - پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں فرمایا - اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا و اٰتٰکم مالم یؤت احدا من العالمین - یعنی اے بنی اسرائیل اللہ کی نعمت کو یاد کرو - جو اس نے تم پر کی - آگے اس نعمت کی تشریح فرمائی ہے - کہ تم میں سے نبی بھی برپا کئے اور بادشاہ بھی بنائے - اور اس طرح تمہیں وہ کچھ دیا گیا - جو تم سے پہلے کسی کو نہیں دیا تھا - غور فرمائیے - یہود پر خدا تعالےٰ کا یہ کتنا عظیم الشان فضل اور کتنی بڑی عطا تھی -

لیکن اس برگزیدہ اور منعم علیہ قوم نے جب خدا تعالےٰ کے انبیاء خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا - اور شدید انکار کیا - تو جانتے ہو اس کا کیا انجام ہؤا - وہی خدا جس نے بنی اسرائیل کو اس وقت تک کی قوموں میں سے سب سے بڑھ کر نعمتیں دیں - اور دین و دنیا دونوں کی انتہائی نعمتیں دیں - فرماتا ہے - لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم (مائدہ رکوع ۱۱) بنی اسرائیل میں سے جنھوں نے کفر کیا - اُن پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم نے لعنت کی - پھر فرمایا - من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ و الخنازیر (مائدہ ع) یعنی تم وہ قوم ہو - جس پر اللہ نے لعنت کی - اور غضب نازل کیا - اور بندر اور سؤر بنا دیا - اس کے علاوہ اور متعدد مقامات پر بھی یہود کے ملعون ہونے کا ذکر آتا ہے - پس بنی اسرائیل جو ایک نسل کے لوگ تھے - ان پر متواتر لعنت پڑی - قرآن کریم نے یہ بھی فرمایا - کہ اس قوم کو صرف دو طرح امن ملیگا - یا تو یہ دوسری زبردست قوموں کی پناہ میں چلی جائے - یا پھر مسلمان ہو جائے - ان دونوں طریقوں کے سوا ان کو کبھی امن نہ ملیگا -

یہود کی ذلت اور بربادی کے اعلان پر صدیاں گذر گئیں - دنیا میں عظیم الشان تغیرات آئے - کئی قومیں جو کمزور اور ذلیل سمجھی جاتی تھیں - عزت و عظمت کے بام پر پہنچ گئیں - اور کئی جو ترقی اور برتری کے تخت پر بیٹھی تھیں - خاک مذلت میں مل گئیں لیکن یہود میں سے صرف وہی خدا تعالےٰ کی لعنت کے جوئے سے پوری طرح نکل سکے - جو مسلمان ہو گئے - یا ایک حد تک وہ جو زبردست اقوام کی پناہ میں چلے گئے - ورنہ باقی سب کے سب آج بھی مغضوب علیہم کے پورے پورے مصداق بنے ہوئے ہیں - اور باوجود دنیا میں سب سے زیادہ مالدار اور دولت مند ہونے کے بنے ہوتے ہیں - اور اصل حقیقت تو یہی ہے - کہ مال کی محبت اور مال کی فراوانی ہی ان کی تباہی کی بہت بڑی وجہ ہے -

موجودہ جنگ میں یہود پر جو ہولناک تباہی و بربادی آئی ہے - اس کی تفصیل تو نہایت طویل ہے - صرف یہودیوں کے ایک رسالہ کی مہیا کی ہوئی چند اطلاعات ملاحظہ ہوں - جن کا ترجمہ اخبار "پربھات" (۲۶ جنوری) سے درج ذیل کیا جاتا ہے - لکھا ہے :-

" پولینڈ کی خفیہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ جرمن مقبوضہ پولینڈ کے تین صوبوں رونو لٹزک اور کیزنک میں اب کوئی یہودی باقی نہیں ہے - جرمنوں نے وہاں یہودیوں کا اس قدر قتل عام کیا ہے - کہ ایک ضلع میں ۸۰ ہزار یہودیوں میں سے اب صرف ۵۰ باقی ہیں - بہت سے یہودیوں نے بھاگ کر اپنی جان بچائی - اور وہ گوریلوں کے ساتھ جا ملے - ہٹلر نے گزشتہ اکتوبر کے شروع میں یہ حکم جاری کیا تھا - کہ جنگ ختم ہونے سے پہلے پہلے یورپ میں تمام یہودیوں کا صفایا کر دو - یہ خبر نیویارک ہیرلڈ کے نامہ نگار مقیم سٹاک ہالم نے بھیجی ہے -

نیوز کرانیکل کے نامہ نگار نے کین سے اطلاع دی ہے - کہ تین روسی افسروں نے جو جرمنوں کی قید سے بھاگ آئے تھے - ایک انٹرویو میں بتایا - کہ جب جرمنوں نے ۱۹۴۱ کی خزاں میں کیف پر قبضہ کیا - تو انہوں نے حکم دیا - کہ یہودی اپنی تمام مال و دولت لے کر شہر کے باہر جمع ہو جائیں - یہودیوں نے سمجھا - کہ شاید انہیں نظر بند کیا جائے گا - یا وہاں سے نکال کر کسی اور علاقہ میں بھیج دیا جائے گا - چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی - جرمنوں نے انہیں ایک گہری کھائی میں لیجا کر مشین گنوں کی گولیوں سے اڑا دیا - اور روسی جنگی قیدیوں کے ذمہ یہ فرض لگایا - کہ وہ ان کی لاشوں کو مٹی سے ڈھانپ دیں - بہت سے زندہ یہودی بھی جو گولیوں سے نہیں مرے تھے اس کھائی میں دبا دئے گئے - اس کے بعد جب جرمنوں کو یہ علاقہ خالی کرنا پڑا - تو انہوں نے روسی قیدیوں کی مدد سے ان لاشوں کو جلوا دیا - تاکہ ان کا نشان باقی نہ رہے - اس کے بعد ایک اور کھائی تیار کرائی گئی جو یقیناً روسی قیدیوں کے لئے تھی - لیکن یہ تین افسر بھاگ آنے میں کامیاب ہو گئے - اس قتل عام کے نشان اب بھی باقی ہیں اس کھائی میں ہر انسانی ہڈیاں اور سونے کے دانت جا بجا ملتے ہیں - کیف میں ایک لاکھ یہودی تھے - اور آج

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اور قادیان سے شائع کیا۔

تحریک جدید کے سال دہم کے وعدے مرکز میں پہونچنے کی آخری تاریخ ۷ فروری ہے۔ ہر شخص جس نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ فوراً اپنا وعدہ لکھ کر مرکز میں ارسال فرما دے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

بقیہ صفحہ اوّل

ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں۔

رومانیہ میں مقیم یہودیوں سے جرمنوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ان پر زیادتی نہ کی جائے گی۔ وہ چالیس لاکھ پونڈ بطور یرغمال ادا کر دیں۔ اور حکومت رومانیہ نے اس کی ذمہ واری لی تھی۔ اس کی دو اقساط یہودیوں نے ادا بھی کر دی ہیں۔ لیکن گذشتہ دنوں رومانیہ میں پھر یہودیوں کی گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ جرمنوں نے ان پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ ماسکو کانفرنس کی ذمہ واری یہودیوں پر ہی ہے۔ بوڈاپسٹ میں بھی اس قسم کے اقدام کئے جا رہے ہیں کہ ہنگری میں رہنے والے یہودیوں کو ختم کیا جا سکے۔ لنڈن کی عالمگیر یہودی کانگرس کی اطلاع ہے۔ کہ سالونیکا سے ۵۴ ہزار یہودیوں کو پچھلے دنوں پولینڈ بھیج دیا گیا ہے۔ تاکہ وہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں اٹلی کے روم ریڈیو نے گذشتہ دنوں اعلان کیا تھا۔ کہ جرمن مقبوضہ میں جتنے یہودی ہیں۔ انہیں گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اور ان کا تمام مال و جائداد ضبط کر لی گئی ہے یوکرائن میں جرمنوں کے قبضہ کے وقت جتنے بھی تجارتی ادارے یہودیوں کے قبضے میں تھے۔ سب کے سب جرمنوں نے چھین لئے ان کی عورتوں کو اپنی فوجوں کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن ایسا انتظام بھی ساتھ ہی کر دیا کہ عورتیں بچے پیدا نہ کر سکیں۔ تاکہ یہودی عورتوں کا اثر جرمن فوجیوں کے بچوں پر نہ رہنے پائے۔ اس قسم کے ظلم کے واقعات آج یوکرائن کے روسی اخباروں میں اکثر چھپتے رہتے ہیں:۔

یہ کتنی ہولناک سزا ہے۔ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے صدیوں سے یہود کو مل رہی ہے۔ اور اس لئے مل رہی ہے۔ کہ اس قوم نے نبیوں کا انکار کیا۔ ان کو انتہائی طور پر ستایا۔ اور دکھ دیا۔ ان کی جماعتوں پر ظلم توڑے۔ اور انہیں شدید تکالیف پہنچائیں۔

یہود کے اس انجام سے مسلمانوں کو سبق اٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی امت کے متعلق فرمایا ہے۔ لتتبعن سنن من کان قبلکم (بخاری جلد رابع کتاب الاعتصام بالکتاب) کہ تم پہلے لوگوں کے طریقہ پر عمل کرو گے۔ اور بعض احادیث میں ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلو گے۔

مسلمانوں میں خدا تعالےٰ نے مثیل مسیح مبعوث کیا۔ اس کا انکار کرنے اور اس کی مخالفت میں ظلم و ستم روا رکھنے والوں کو پہلے مسیح کے منکروں کی حالت زار سے سبق حاصل کرنا چاہیئے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے اظہارِ اخلاص

جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے ایک تار گذشتہ پرچہ چھپ چکا ہے۔ اب مفصل عریضہ درج کیا جاتا ہے۔ جو بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے۔

سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین و مصلح موعود ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور۔ جناب چوہدری عبد الاحد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے دارالامان سے ہی ہمیں بذریعہ تار یہ اطلاع کر دی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ جس پر جماعت کے احباب میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ اور وہ چوہدری صاحب کی آمد کا شدید انتظار کر رہے تھے۔ آج ان کی تشریف آوری پر تمام جماعت کے احباب احمدیہ مسجد فضل میں جمع ہوئے بعض احباب ضلع کی جماعتوں کے بھی موجود تھے۔ چوہدری صاحب نے خطبہ جمعہ کا خلاصہ سنایا۔ اور دارالامان میں جو خوشی منائی گئی۔ اس کی کیفیت بیان کی۔

حضور! ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور حضور ایدکم اللہ کے کارناموں کو مدنظر رکھ کر پہلے ہی حضور کے مصلح موعود ہونے کے متعلق یقین رکھتے تھے۔ مگر ہمارے قلوب میں یہ شدید خواہش تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہاماً بھی حضور کو مصلح موعود کے مقام پر سرفراز فرمایا جائے۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ ثم الحمد للہ

ہم حضور کو اس جلیل القدر منصب کے متعلق مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر رکھے۔ اور پہلے سے بھی بہت بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور قربانیوں کے میدان میں مزید ترقی کرنے کی توفیق عطا کرے۔ حضور! ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے مال و جان اور عزت کو حضور کے ارشاد پر قربان کرنے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہونگے۔ انشاء اللہ العزیز

ہم ہیں حضور کے خدام۔ ممبران جماعت احمدیہ لائل پور و نمائندگان ضلع لائل پور

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تکلیف پھر بڑھ گئی

قادیان یکم فروری۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتی ہیں:۔

کل سے نواب صاحب کو پھر یکدم زیادہ خون آنے لگا ہے۔ خدا کرے یہ دورہ عارضی ہو۔ اور جلد رنگ بدل جائے۔ خون کی زیادتی سے کمزوری زیادہ ہو جانے کا خطرہ ہے تمام اصحاب و احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ دعا فرماتے رہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے نواب صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ اور انکی زندگی میں خاص برکت صحت و سلامتی کے ساتھ عطا کرے۔

سید منصورہ بیگم صاحبہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے انکا وزن کچھ بڑھا ہے۔ مگر بظاہر دیگر عوارض میں نمایاں کمی نہیں ہے۔ اس کی صحت و عافیت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں جاری رکھی جائیں مبارکہ

اعلان معافی

منشی جمیل الرحمن صاحب برادر منشی فضل الرحمن صاحب مخرج سلانوی نے جن کو کچھ عرصہ ہوا اخراج کی سزا دی گئی تھی۔ توبہ کر کے از سر نو بیعت کر لی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے۔

عبد الرحیم درد پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بہترین دستور العمل اور مسلمان

لاہور ۲۵ ماہ صلح۔ حضور سے عرض کیا گیا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں بہترین دستورالعمل اور ضابطہ لائے۔ اور اس پر عمل کا بہترین زمانہ خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور تھا۔ مگر اس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہی اختلاف پیدا ہو گیا۔ جو ان کی شہادت پر منتج ہوا۔ پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی رضؓ بھی شہید ہوئے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ سوال خدا تعالیٰ کے اصول کو جو اُس کا اپنی ذات کے متعلق ہے۔ نہ مدنظر رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ماخلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون۔ "تعبّد" عربی زبان میں نقش قبول کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے چٹائی کا زمین پر نشان پڑ جاتا ہے۔ یا جیسے گیلی مٹی پر انگوٹھا لگایا جائے تو اس پر انگوٹھے کے تمام نقوش آجاتے ہیں۔ اس الٰہی ارشاد کا یہ مطلب ہے۔ کہ عام و خاص انسانوں کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اندر خدا کا نقش پیدا کریں۔ اور اس کی صفات کا کامل نمونہ بنیں۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ اس میں "ال" استغراقی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ہر انسان کو خدا تعالےٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ صفات دی گئی ہیں۔ اور وہ الٰہی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کا مادہ رکھتا ہے مگر باوجود اس کے کہ انسان کو کامل نمونہ پیدا کرنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا۔ اور اس کے اندر اس بات کی اہلیت بھی رکھی گئی ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا کا کامل نمونہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چار ہزار دس ہزار یا لاکھ سال غرض جو بھی نظریہ دنیا کی پیدائش کے متعلق تسلیم کیا جائے۔ بعد ہی پیدا ہوئے۔ اگر حضرت آدم کے وقت کامل نمونہ کے متعلق پوچھا جاتا۔ تو ہم یہی کہتے۔ کہ یہ نمونہ اتنے سالوں کے بعد پیدا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی منوانے کے لئے بھی یہ نہیں کیا۔ کہ پہلے دن ہی اعلیٰ نمونہ بنا دیا۔ بلکہ نشیب و فراز میں سے گذر کر ہی کامل نمونہ بنا۔ نوح بنا۔ پھر ابراہیم پھر موسیٰ پھر عیسیٰ اسی طرح پھر ایک وقت پر آکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ بنے۔

خدا تعالےٰ کی تمام مخلوق میں یہی نظر آتا ہے۔ کہ وہ لہروں کی طرح چلتی ہیں۔ جیسے پہاڑ اونچے نیچے آتے جاتے ہیں۔ انسانی بچے کا بھی یہی حال ہے۔ کہ رحم مادر میں پہلے ہلنے لگتا ہے۔ پھر حرکت بند ہو جاتی ہے۔ پھر وہ ہلنے لگتا ہے۔ پیدائش کے بعد بھی انسان کی زندگی میں یہ اُتار چڑھاؤ جاری رہتا ہے۔ پہلے وہ نشوونما حاصل کر کے طاقتور ہو جاتا ہے۔ لیکن دانت نکلنے کے وقت وہ پھر کچھ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر طاقت حاصل کرتا ہے۔ اور دماغی ترقی کے لئے تعلیم وغیرہ کا بوجھ پڑنے پر پھر اس میں کمزوری آجاتی ہے۔ اسی طرح ساری زندگی میں یہ لہریں نظر آتی ہیں۔ انسان اور تمام مخلوقات اِن لہروں کے طریق پر ہی چلتی ہوئی بڑھتی جاتی ہے۔ اس ترقی کے نتیجہ میں ہی اسلام ظاہر ہوا۔ لیکن پھر وہ چھپ گیا۔ اس پر ایک ہزار سال کا فیج اعوج آگیا۔ وہ ایسا ہی ہو گیا۔ جیسے دریا ریت میں چلا جاتا ہے لیکن اسلام اس قلیل عرصہ میں دنیا میں ایک تہیّج پیدا کر گیا۔ اب اسلام کا پھر وہ ظہور ہوگا۔ جو قومی لحاظ سے دورِ ابراہیمی کہلائے گا۔ اسی طرح سب سے آخر میں دورِ محمدی کا ظہور ہوگا۔ دَورِ مذہب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا۔ لیکن دورِ تمدّن محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہوا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کامل رسول تھے۔ جیسے آدم کامل انسان تھا۔ لیکن اولاد ابھی کامل نہ تھی۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ سب سے اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ اور بعد کے ناقص تو یہ خیال سخت مایوسی پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس سے دماغی انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔

دنیا کی اصلاح اسلام کے ذریعہ ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اُن صاحب نے پوچھا۔ اس کی کیا دلیل ہے۔ کہ آئندہ پھر اصلاح اسلام کے ذریعہ ہی ہوگی۔ حضور نے فرمایا۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ ہم قرآن کریم میں سے دنیا کی تمام بیماریوں کا علاج بتائیں۔ ہم انسانی دماغ کے ہر تغیر کو لے کر اس کے لئے اسلام کو پیش کریں۔ یہ مضمون بہت ہی طویل ہے۔ اور ایک مجلس میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بہت کچھ ہمارے لٹریچر میں آچکا ہے۔ اور بہت کچھ آتا جائے گا۔ اسلام سے قبل کسی مذہب نے تمدنی معاملات میں دخل نہیں دیا۔ اور اسلام پر یورپین مصنفین کی طرف سے ایک بڑا اعتراض یہی پیش کیا گیا ہے۔ کہ اسلام تمدن میں دخل کیوں دیتا ہے۔ یہ اعتراض درست نہیں۔ منطقی لحاظ سے درست تب ہوتا۔ جب وہ یہ کہتے کہ اسلام غلط دخل دیتا ہے۔ بہرحال مذہب کا تمدنی معاملات میں دخل انسانی دماغوں سے بہت بعید بات تھی۔ اب جب وہ مان گئے ہیں۔ کہ ان باتوں میں دخل دینا ضروری ہے۔ تو پھر بھی وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ فلاسفروں کو دخل دینا چاہیئے۔ نہ کہ مذہب کو سیاسیات کے متعلق ابھی تک دماغ مذہب سے آزادی ہی چاہتا ہے۔ ایک مسلمان سیاسیات کے لئے گاندھی جی یا مسٹر جناح کی طرف جانا چاہتا ہے۔ نہ کہ قرآن کی طرف۔ دوسری دلیل وہ پیشگوئیاں ہیں۔ جو دنیا میں اسلامی نظام کے جاری ہونے کے متعلق ہیں۔

جہاد کیا ہے؟

عرض کیا گیا۔ کہ جہاد کے متعلق اسلام کی کیا تعلیم ہے؟ فرمایا۔ کہ کل ہی میں اس سوال کو ضمناً بیان کر چکا ہوں۔ قرآن شریف میں جہاد کی وہاں اجازت ہے۔ جہاں دشمن اس لئے حملہ کرے۔ کہ مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا ہمارا رب ہے۔ یعنی یہ حملہ مذہب بدلوانے کے لئے ہو۔ اُن صاحب نے (جو غیر احمدی تھے) پھر پوچھا۔ کہ ہم آج کل جہاد کیسے کریں۔ فرمایا۔ کہ قرآن کریم میں حکم ہے۔ جاھدھم بہ جہادًا کبیرًا۔ یعنی قرآن کے ساتھ بڑا جہاد کر۔ اب چھوٹا جہاد نہیں ہو سکتا۔ تو یہ بڑا جہاد کریں۔ یہ صرف کمزوریٔ نفس ہے کہ ہم سمجھتے ہیں۔ ہماری تبلیغ کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ اس لئے ہم زبردستی منوانا چاہتے ہیں۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ منافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہتے۔ کہ تو خدا کا رسول ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تو خدا کا رسول ہے لیکن یہ منافق جھوٹے بولتے ہیں۔ اگر زبردستی مسلمان بنانا اچھا ہوتا۔ تو پھر خدا منافقوں کو جھوٹا کیوں قرار دیتا۔ زبردستی سے تو منافق ہی بنائے جا سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ایمان میں بڑی زبردست طاقت ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردم شماری کرائی۔ (اور یہ تاریخ عالم میں سب سے پہلے مردم شماری تھی) اس مردم شماری میں بعض روایات کی رُو سے پندرہ سو اور بعض کی رُو سے سات سو (یا شاید یہ دو مختلف موقعوں پر مردم شماری ہوئی ہو) مسلمان شمار کئے گئے۔ مسلمانوں نے اپنی اتنی تعداد معلوم کر کے کہا۔ کہ اب تو ہم اتنے زیادہ ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ان کے دلوں میں ایمان ہی تھا۔ جس نے اُن سے یہ کہلوایا۔ کہ اب ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فذکّر اِنْ نفعت الذّکریٰ۔ یہاں "اِنْ" بمعنی "قد" ہے۔ کہ تبلیغ کر تبلیغ ضرور ہی فائدہ دیتی ہے۔ بعض یہاں "اِنْ" کو "اگر" کے معنوں میں لیتے ہیں۔ اور یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ اگر تبلیغ فائدہ دے۔ تو تبلیغ کر۔ یہ معنی درست نہیں۔ کیونکہ فائدہ کا تو علم ہی نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ۲۰ سال کی شدید مخالفت کے بعد اسلام قبول کیا۔ لکھا ہے۔ کہ اپنی وفات کے وقت انہوں نے بتایا۔ کہ پہلے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر دشمن تھے۔ کہ آنکھ اُٹھا کر حضور کو دیکھنا گوارا نہ تھا۔ پھر مسلمان ہوئے۔ تو اس قدر عشق ہو گیا۔ کہ ادب کے باعث حضور کو دیکھنے کی تاب نہ تھی۔ اس طرح وہ بتا نہیں سکتے تھے۔ کہ حضور کی شکل کیسی تھی۔ طویل تبلیغ نے شدید عداوت کو انتہاء درجہ کی محبت میں تبدیل کر دیا۔

ایک صوفی کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ ان کے پاس اس کا ایک مرید کسی اپنی حاجت کے لئے دعا کرانے کے واسطے آیا۔ اُس نے دیکھا۔ کہ صوفی صاحب بڑے الحاح اور زاری سے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتے رہے

اخبار "اہلحدیث" کے ایک پرچہ پر نظر

موجودہ زمانہ کا جہاد عظیم

عام طور پر غیر احمدی کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے جہاد منسوخ کر دیا ہے ایسا کہتے وقت ان کے ذہن میں جہاد کے معنے صرف یہ ہوتے ہیں۔ کہ تلوار لے کر دشمنان اسلام سے جنگ کی جائے۔ غیر احمدی معترضین کے نزدیک اس کے علاوہ جہاد کے کوئی معنے نہیں ہوتے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو جہاد کی حقیقت سے واقف فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک جب دشمنان دین تلوار سے جماعت اسلامی کو تباہ کرنے کے لئے حملہ آور ہوں۔ ان کا مقابلہ جائز اور ضروری ہے۔ اور یہ شرعاً جہاد ہے لیکن حالات حاضرہ میں دشمنوں کی طرف سے اسلام پر حملہ کی یہ صورت نہیں ہے۔ اس لئے اس وقت یہ جہاد اصغر ملتوی ہے۔ اس وقت جہاد اکبر یعنی اصلاح نفس کی ضرورت ہے اور پھر جہاد کبیر یعنی دلائل و براہین سے اشاعت قرآن و دین کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح کو مخالفین نے جہاد کے معنوں کی تحریف قرار دیا۔ اور اس پر اعتراض کرتے چلے گئے مگر اب بالعموم جہاد کی یہ تشریح قبول کی جا رہی ہے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں:۔

"اس وقت جہاد بالقرآن کی سخت ضرورت ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے۔ کہ مومن اپنی لسان (زبان) اور سنان (نیزہ) سے ہر دو سے جہاد کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ) نیزہ وغیرہ جنگی اسلحہ سے جہاد کرنا تو ظاہر ہے۔ اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ بحث و مناظرہ اور مخالفین کے اعتراضات کے دفعیہ میں قرآن و حدیث کو پیشوا بنا کر مدافعت اسلام میں کتابیں لکھیں۔"

(اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء)

جب موجودہ زمانہ کا جہاد عظیم جہاد بالقرآن ہے۔ یعنی دفاع اسلام کے لئے قرآن سے استدلال کر کے کتابیں تالیف کرنا۔ تو اہلحدیث بھائیوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عصر حاضر کا مجاہد اعظم ماننے میں کیا عذر ہے۔ جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تالیف براہین احمدیہ کے متعلق مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایسے مقتدر اہلحدیث عالم کا اقرار ہے۔ کہ

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی . . . . اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"۔ (اشاعت السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ بابت سال ۱۸۸۴ء)

مولوی محمد حسین صاحب کے اقتباس اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کے بیان کا واضح نتیجہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدافعت اسلام کے لحاظ سے بے نظیر مجاہد ہیں۔ پس آپ پر نسخ جہاد کا اعتراض سراسر غلط ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی قابلیت

احمدیت کے ناکام مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ اپنی علمی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹا کرتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حرف گیری کرتے ہوئے نہایت تکبر سے لکھتے ہیں۔ کہ وہ (معاذ اللہ) بے علم تھے۔ نا قابل مصنف تھے۔ علمی طور پر نابالغ تھے وغیرہ۔ سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور جماعت کے افراد کی بلند پایہ مسلمہ علمی قابلیت کی موجودگی میں اس قسم کے جملے کھمبا نوچنے والی بات ہے۔ اس لئے ہم انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ مگر حضرت سلطان القلم کے مقابل اس قسم کی مذبوحی حرکات کرنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی قابلیت خود علماء "اہلحدیث" کے نزدیک کیا ہے؟ مندرجہ ذیل اقتباس اس پر روشنی ڈالے گا۔ لکھا ہے

"مولوی ثناء [illegible] منطق میں یتیم ہیں۔ ان کی تربیت ضرور ہونی چاہیئے۔ بلکہ عربیت میں بھی اتنے کمزور ہیں۔ کہ جماعت اہلحدیث کے لئے بدنامی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اسی بناء پر کسی وقت ان کو مدرسہ رحمانیہ دہلی میں داخلہ کی مخلصانہ رائے دی گئی تھی جس کو انہوں نے برا منایا۔ خیر ان کی مرضی"۔

(مظالم ثنائی نمبر ۳ صفحہ ۴-۵ بحوالہ اخبار اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے علماء روپڑ کے اس ریمارک پر بہت واویلا کیا ہے اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تحریر کردہ تعریف کو اپنی بریت میں پیش کیا ہے۔ اسی اثناء میں انہوں نے عربی کا ایک فقرہ بھی اپنی قابلیت دکھانے کے لئے لکھا ہے۔ "لا احد من الانسان بمنزل علیہ الکتاب" اس فقرہ کی فصاحت کو دیکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عربی دانی پر ترس آتا ہے۔ ہم احمدیوں کے نزدیک تو ظاہری علم قابل فخر چیز نہیں۔ اصل چیز علم روحانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

گر تعلیم خشک کار دیں بدے
ہر لئیمے راز دارے دیں بدے

روحانی مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب ہر طرح سے ہزیمت خوردہ ہیں۔ مباہلہ کی دعوت سے انہوں نے گریز کیا۔ قبولیت دعا کے مقابلہ سے وہ عاجز آ گئے۔ معارف قرآن کے بیان میں انہیں مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔ عربی فصیح و بلیغ بتائید الٰہی لکھنے میں قصیدہ اعجازیہ نے ان کا عجز روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ اس حقیقت باہرہ کے پیش نظر مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی تعلیاں بجوئے نیرزد کی مصداق ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں ان کا جواب یہی ہے:۔

"اصل بات یہ ہے کہ ان حضرات کے دل میں کسی خاص وجہ سے نحن اعلم و نحن افضل من الناس کا خیال جاگزیں ہو چکا ہے"

اہلحدیث میں انتشار خیالات

مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اکابر علماء اہلحدیث کی وفات کا نام بنام ذکر کیا۔ اور پھر لکھا کہ

"علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ان کے بعد ان کی خالی جگہوں کو پر کرنے والا کوئی ایک عالم بھی میرے ناقص علم میں پیدا نہیں ہوا۔ اور شاید کوئی پیدا بھی نہ ہو۔ کیونکہ یقل العلم و یکثر الجہل (بخاری) سچی حدیث ہے" (اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء)

یقل العلم و یکثر الجہل قرب قیامت کی علامت ہے جب اہلحدیثوں کو مسلّم ہے۔ کہ یہ علامت واضح طور پر ان کے حق میں متحقق ہو چکی ہے۔ تو انہیں اس کا کیوں انکار ہے۔ کہ آخری زمانہ کا مامور ظاہر ہو چکا ہے۔ اور اب روحانی زندگی کے حصول کا ذریعہ اسی مامور کی اتباع ہے؟ آفاقی اور انفسی نشانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ان پر جو ابھی تک آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں:۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

موجودہ زمانہ میں کونسا جہاد فرض ہے

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کونسا جہاد فرض سمجھتی ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل ارشاد ملاحظہ ہو۔ فرمایا۔

"تبلیغ ایک جہاد ہے اور جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اپنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ پس ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ پس اس مسئلہ کی اہمیت جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے اور

اعلان نکاح

میرے لڑکے مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل سکنہ گکھانوالی ضلع سیالکوٹ کا نکاح مسماۃ رشیدہ بیگم ناصرہ بنت شیخ محمد اکرام صاحب سکنہ قادیان کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد نماز جمعہ مورخہ ۲۸-۱-۴۴ کو مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ علی محمد دستگیر دوکان دار قادیان

ایک خاتون کی قابل تعریف قربانی

بلاشک وشبہ مجاہدین تحریک جدید کو سال دہم کے جہاد میں جو تحریک جدید کے دور اول کا آخری سال ہے۔ خدا کے مصلح موعود فضل عمر کے حضور اس سال میں ایسی نمایاں اور غیر معمولی قربانی کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ جس کی مثال ان کے گذشتہ سالوں میں نہ مل سکے۔ اور بھول نہ جائیں۔ کہ اس سال کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۷ فروری ہے احباب کرام کو یاد ہوگا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سال دہم کے واسطے دس ہزار کا وعدہ لکھوایا جو سال نہم سے ۳½ گنا زیادتی سے ہے۔ اور احباب بھی اس پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ

(۱) محترمہ زینب حسن آئی۔سی۔ایس چھتر پور سے جنہوں نے سال دہم میں ۲۰۰ کا وعدہ جو سال نہم سے دوگنا سے بھی زیادہ ادا کیا تھا لکھتی ہیں۔

پیارے آقا! حضور کا وعدہ ۳½ گنا سے زیادہ ہے۔ اس لئے میرا دل اس پر مطمئن نہ تھا۔ بلکہ حضور کے اعلےٰ نمونہ کے مطابق میں چاہتی ہوں۔ کہ میرا وعدہ بھی کم سے کم ۳½ گنا سال ماقبل سے ہو۔ یعنی ۹۰ × ۳½ = ۳۱۵ ۔ اس کے علاوہ میری دلی خواہش ہے۔ کہ مجھ گناہ گار عاجزہ کی طرف سے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے پیارے سردار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ثواب پہونچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۳½ گنا سے زیادہ ۳۲۵ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے چار گنا ۹۰ × ۴ = ۳۶۰ ۔ اگر حضور قبول فرمائیں گے۔ تو مجھے از حد خوشی ہوگی۔ اب مجھے ۳۱۵ + ۳۲۵ + ۳۶۰ = ۱۰۰۰ روپیہ ادا کرنا ہے۔ ۲۰۰ روپیہ ادا کر چکی ہوں۔ باقی آٹھ سو روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ یہ اضافہ سال نہم کے ۹۰ کے مقابل پر گیارہ گنا سے بھی زیادہ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) چوہدری محمد انور حسین خان صاحب وکیل امرتسر لکھتے ہیں۔ وعدہ پیش کرنے میں تساہل اس لئے ہوا۔ کہ میں اس کوشش میں تھا۔ کہ وعدے کے ساتھ ہی رقم بھی پیش کر دوں مگر فراہم نہیں کر سکا۔ لہٰذا میرا وعدہ سال دہم ۵۵۰ روپے حضور کے پیش کر دیں۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اس سال ایسی قربانی ہو۔ جس کی مثال گذشتہ سالوں میں نہ مل سکے میں نے آج تک اتنی رقم کبھی اللہ تعالےٰ کے راستہ میں نہیں دی۔ میں یہ وعدہ ۳۱ مارچ تک پورا کرنے کی پوری کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ یہ وعدہ سال نہم کے ۱۵۰ کے مقابلہ میں ۳½ گنا اضافہ سے بھی زیادتی کے ساتھ ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ہر مجاہد جس نے ابھی وعدہ نہیں کیا۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس نمونہ کی اقتدا میں اپنے وعدے غیر معمولی اور نمایاں اضافہ سے وعدے پیش کرے۔ مگر ۷ فروری سے پہلے پہلے ۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۳۰۱ مـنکہ امیر بخش ولد میراں بخش قوم چغتائی پیشہ پہلوان و مبلغ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن راوی روڈ قلعہ لچھمن سنگھ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اور میں متوکلانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ بعض مخیر احباب گاہے گاہے میری مدد فرمادیا کرتے ہیں۔ فی الوقت پانچ روپیہ ماہانہ اولاد سے میری آمدنی ہے۔ پس میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو آمدنی میری ہوگی۔ تادم زیست اس کا ⅒ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھجوایا کرونگا۔ اگر میرے انتقال کے وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا یا ثابت ہو تو اس کے لئے بھی میری وصیت ⅒ حصہ کی ہے۔ لہٰذا اس جائیداد کے ⅒ حصہ کو صدر انجمن احمدیہ کو ادا کر دیا جائے۔

العبد:۔ امیر بخش۔ گواہ شد:۔ محمد صادق۔ گواہ شد:۔ سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ عبداللہ الہ دین۔

۱۵۴۳ منکہ سیدہ بیگم بیوہ مولوی عنایت اللہ صاحب قوم قریشی عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ساکن چبہ سندھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ڈنڈیاں طلائی دو عدد وزنی یک تولہ نو ماشہ قیمتی مالغ ۴۲/- گوکھرو چاندی دو عدد وزنی ۲۰ تولہ قیمتی ۱۴/- الماری لکڑی یک عدد قیمتی للعہ ۴۰/- صندوق چوبی یک قیمتی ۱۳/- کل میزان مالغہ کے ½ مبلغ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ وصیت کردہ رقم میں سے ۵/- روپے ماہوار کے حساب سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اس کے سوا کوئی جائیداد یا آمدنی نہیں ہے۔ یہ پانچروپے کی ادائیگی ماہ جنوری ۱۹۴۴ء سے شروع کرونگی۔ میرا خاوند عرصہ ۱۳ سال سے فوت ہو چکا ہوا ہے۔ وہ بھی موصی تھا۔ اور ۳۱۳ اصحاب میں شامل تھا۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ سیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عطاء الٰہی ساکن چبہ سندھواں گواہ شد:۔ قاضی عبدالعزیز حال وارد قادیان۔

۱۷۹ منکہ ماسٹر محمد عنایت اللہ ولد میاں کاکا صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن پکیواں ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میرا پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ اور ماہوار آمدنی تنخواہ مع الاؤنس ۲۷/- روپے ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ⅒ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اب میں تنخواہ کا ⅒ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ محمد عنایت اللہ مدرس پکیواں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۱ جنوری۔ ہفتہ کی رات کو جرمن بمباروں نے لنڈن کے ایک ہی حصہ کو اپنی بمباری کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ یکے بعد دیگرے آتش افروز بم گرانے والے طیارے فضاء میں نمودار ہوتے رہے اور بم گراتے رہے۔ ایک وقت تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام افق پر آتش افروز بم ہی چھا گئے ہیں۔ دفعۃً چاروں طرف سے ہوا مار توپوں کے گرجنے کی آواز آنی شروع ہوئی۔ توپوں کی گرج اس قدر خوفناک تھی۔ کہ دل دہلے جاتے تھے۔ دروازے اور کھڑکیاں گولوں کے پھٹنے سے کھڑکھڑا رہی تھیں۔ یہ تیسرا موقع تھا جبکہ برلن پر حملہ کے بعد لنڈن پر فضائی حملہ کیا گیا۔ اس حملے کے بعد کم از کم تین جرمن طیارے برباد کر دیئے گئے۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ سی آئی ڈی کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ کی قیادت میں میجر ای ای ڈنٹ کی جائے سکونت پر چھاپہ مارا گیا۔ میجر صاحب سررشتہ جنگ میں اسسٹنٹ ملٹری سکرٹری ہیں۔ آپ کے خلاف رشوت لینے کے الزام میں تفتیش ہو رہی ہے۔ ان کو نئی دہلی کے تھانہ میں رکھا گیا ہے۔ پولیس نے ان کی جائے رہائش سے ۷۷ ہزار روپیہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ تفتیش ابھی جاری ہے۔

لاہور یکم فروری۔ اشیائے خوردنی کے ۲۷ جہاز اکتوبر سنہ ۱۹۴۳ء سے دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء تک ہندوستان میں آئے۔ ماہ دسمبر میں ۴۳۰۰۰ ٹن گندم ہندوستان میں پہنچی۔

واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ غیر جانبدار ممالک سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ یورپ پر اتحادیوں کے متوقع حملے اور یورپ کی فوجی صورت حالات کے پیش نظر جاپان کے دفتر خارجہ نے جرمن مقبوضہ یورپ میں اپنے کچھ سفیروں اور پروپیگنڈا ایجنٹوں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ کسی ہنگامی وقت میں یورپ سے نکل آنے کے لئے تیار رہیں۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ ہندو سبھا کے جلوس پر لاٹھی چارج کے متعلق ہندو سبھا کی تحقیقاتی کمیٹی کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نہ تو حکومت اپنی کوئی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کو تیار ہے۔ اور نہ ہی وہ ہندو سبھا کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی بناء پر کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کا فرانسیسی ساحل شہری آبادی سے خالی کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ان علاقوں پر اتحادی حملے کا خطرہ شدت سے محسوس ہو رہا ہے۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ ڈپٹی پرائم منسٹر مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے مابعد جنگ کی تجاویز پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد دنیا کی تین بڑی طاقتیں برطانیہ۔ امریکہ اور روس فارغ البالی اور خوشحالی کیلئے شانہ بشانہ کام کریں گی۔ حملہ آور ممالک کی تباہی کے بعد تینوں طاقتیں اقوام عالم کو آزاد کرانے کے بعد دنیا سے غربت کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک دوسری سے دلی تعاون کریں گی۔

مسٹر اٹیلی نے اہل برطانیہ کو فہمائش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ انہوں نے جنگ میں فتح حاصل کر لی ہے۔ میرے پاس یہ یقین کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ دشمن ہتھیار ڈالنے والا ہے۔ جرمن قوم ایک مجرموں کے گروہ کے ہاتھوں میں پھنس چکی ہے۔ تمام دنیا ان مجرموں کی مذمت کر چکی ہے۔ یہ گروہ اپنے افعال سے توبہ نہیں کریگا۔ تاوقتیکہ ایسا کرنے کے لئے مجبور نہ ہو جائے یا اس کے ہتھیار نہ ٹوٹ جائیں۔ جرمنی سے نازیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد جاپانی بربریت کا خاتمہ کرنا ہوگا۔

انقرہ ۳۰ جنوری۔ ترکی پارلیمنٹ کے تحقیقاتی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۳۹ء کے بعد ترکی میں اخراجات زندگی پانچ سو فیصدی بڑھ چکے ہیں۔

برلن ۳۰ جنوری۔ آج نازی پارٹی کی گیارھویں سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا۔ یہ کتنا مضحکہ انگیزی کی حد ہے جیسا کہ بعض برطانوی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اگر بالشوزم نے جرمنی پر فتح حاصل کر لی۔ تو وہ صرف جرمنی کے خاتمہ سے مطمئن ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں یہ خیال کرنا بھی حماقت میں داخل ہے کہ جنگ کے فوراً بعد برطانیہ روس سے ایک نئی جنگ شروع کر دیگا۔ جس سلطنت کو اتنے شدید نقصان برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔ وہ اس کام کو سر انجام دینے کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔

روم ۳۱ جنوری۔ مسولینی نے فوجی جرنیلوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بڈوگلیو گورنمنٹ نے ۸ ستمبر کو غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا جو اعلان کیا تھا وہ نہ صرف ایک اتحادی غداری اور اطالویوں کے ساتھ دھوکا تھا۔ بلکہ مادر وطن کے خلاف بہت بڑا جرم بلکہ پاگل پن تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اٹلی کی بحری۔ بری اور ہوائی فوج کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ اسوقت ہمارے سامنے صرف ایک ہی سوال ہے اور وہ یہ کہ ہمیں پھر ہتھیار اٹھانا ہے۔ یہ ہمارے لئے شرم کا مقام ہے۔ کہ ہم روما کی لڑائی کو تماشائیوں کی طرح دیکھتے رہیں۔ اگر عارضی طور پر روم کی حفاظت کا کام جرمن بہادروں کے سپرد کیا گیا ہے تو ہمارے لئے صرف یہی کام ہے کہ ہم فوج کیلئے زیادہ آدمی تیار کریں۔ ہمارے جرمن اتحادی نے یورپ کی لڑائی کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے۔

واشنگٹن یکم فروری۔ بحرالکاہل جنوبی میں امریکی ہوائی جہازوں نے مختلف جزیروں پر حملے کئے۔ رباؤل پر جنوری میں یہ ستائیسواں حملہ تھا۔ ۲۴ فائٹر گرا دیئے گئے۔ ۶ اور کو ٹھکانے لگا دیا گیا۔ ۱۲ کو زمین پر برباد کر دیا گیا۔

واشنگٹن یکم فروری۔ یونائیٹڈ سٹیس امریکہ نے سوئٹزرلینڈ کی گورنمنٹ کے ذریعے جاپان کو ناراضگی کی ایک اور چٹھی لکھی ہے۔ جو امریکن جنگی قیدیوں سے ظالمانہ سلوک کے متعلق ہے۔ حکومت امریکہ کوئی ایک سو بار اس قسم کی چٹھیاں لکھ چکی ہے۔ مگر جاپان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ امریکہ نے ٹوکیو کو خبردار کیا ہے کہ ایسا ظلم کرنے والے افسروں کو جنگ کے بعد سخت سزا دیجائے گی۔

واشنگٹن یکم فروری۔ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے ۶ جورہ اور جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔

لنڈن یکم فروری۔ اتحادی فوجیں روم کی طرف بڑھتی ہوئی بم پیائے اور سسٹرنو کے قریب جا پہنچی ہیں۔ دشمن کے بار بار سخت جوابی حملے کرنے کے باوجود آگے بڑھ رہی ہیں۔

ماسکو یکم فروری۔ روسی فوجیں اسٹونیا سے آٹھ میل دور رہ گئی ہیں۔ جہاں ایک شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور ناروے کو جانے والی ریلوے لائن پر گولے برسا رہی ہیں۔ صرف یہی ایک لائن ہے جس سے جرمن بچکر بھاگ سکتے ہیں۔

بمبئی یکم فروری۔ سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ مسز گاندھی کو کل پھر ضعف دل کا دورہ ہو گیا۔ اور وہ کمزور ہیں۔

لاہور یکم فروری۔ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس عبدالرحمٰن پنجاب یونیورسٹی کے آنریری وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔

انقرہ یکم فروری۔ آج ترکی میں ایک اور زبردست زلزلہ آیا۔ استنبول سے ۱۰۰ میل مغرب میں گریلے کا شہر تباہ ہو گیا۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ ایک مجسٹریٹ درجہ اول لاہور نے لنڈا بازار کے دو لکھ پتی ساہوکاروں کو زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند سوا سوا سال قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ کی سزا دی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کے محکمہ خوراک نے یوپی گورنمنٹ۔ پنجاب گورنمنٹ اور چند دوسری ریاستوں اور صوبوں کو سرکلر بھیجے ہیں کہ وہ چاول کے نرخ کم